سوال

(87) قرآن کو سننا فرض ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر قرآن مجید سننا فرض ہے تو امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کیوں پڑھی جاتی ہے، نیز یہ بتائیں کہ اگر صبح کی جماعت کھڑی ہو تو کیا صبح کی سنتیں ایک طرف کھڑے ہو کر پڑھی جاسکتی ہیں جہاں امام کی قراءت نہ سنی جاتی ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس ذات اقدس نے قرآن پاک خاموشی سے سننا فرض قرار دیا ہے، اسی ذات باری تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے یہ حکم دیا ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔ [صحیح بخاری، الاذان: ۷۵۶]

دوران جماعت جب امام بآواز بلند قراءت کررہا ہو تب بھی یہی حکم ہے، جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب میں اونچی آواز سے قراءت کروں تو (میرے پیچھے) سورۂ فاتحہ کے علاوہ اور کچھ نہ پڑھا کرو۔'' [دار قطنی، ص:۳۱۹،ج ۱]

جو حضرات امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں آخر وہ بھی امام کی قراءت کے دوران کچھ پڑھنے کی گنجائش نکال لیتے ہیں جیسا کہ بوقت قراءت جماعت میں شامل ہونے والے کے لئے تکبیر تحریمہ اور دعا استفتاح، یعنی ''سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ'' پڑھنے کا جواز ان کے ہاں بھی مسلّم ہے۔ اس بنا پر امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا اس ''انصاف'' کے خلاف نہیں ہے جس کا اللہ تبارک و تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور نہ ہی حدیث میں اور قرآن پاک میں کوئی تضاد ہے، لہٰذا ہمیں قرآن کا سہارا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ایسا کرنا ایمان کے منافی ہے۔ باقی رہا مسئلہ کہ جب صبح کی نماز کھڑی ہو تو ایک طرف کھڑے ہو کر صبح کی سنتیں ادا کرنا تو یہ بھی حدیث کے خلاف ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''جب فرض نماز کے لیے اقامت ہوجائے تو اس وقت فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہوتی۔'' [صحیح مسلم، صلوٰة المسافرین: ۱۶۴۴]

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب فرض نماز کی ادائیگی کے لئے تکبیر کہہ دی جائے تو اس وقت سنت ادا کرنا جائز نہیں ہے، اس حکم میں صبح کی سنتیں بھی شامل ہیں، اس لئے مسجد کے کونے یا ستونوں کے پیچھے یا مسجد کے باہر دروازے کے پاس کسی جگہ پر انہیں ادا کرنا درست نہیں، بلکہ جماعت میں شامل ہو کر فراغت کے بعد فوت شدہ سنتوں کو ادا کیا جائے اس کا جواز احادیث سے ملتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوران جماعت سنتیں پڑھنے والوں کو سزا دیا کرتے تھے، جیسا کہ محدثین کرام نے وضاحت کی ہے۔ (معالم السنن، ص:۷۷،ج ۲)

(واللہ اعلم)

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:132